ہیرے وجواہرات پر زکوۃ

پانچواں فقہی سمینار منعقدہ: ۳-۶ ؍جمادی الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۳۰ ؍اکتوبر-۲ ؍نومبر ۱۹۹۲ء، جامعۃ الرشاد، اعظم گڈھ

۱- جو ہیرے جواہرات تجارت کی نیت سے خریدے گئے ہوں ان کی زکوۃ مالک پر واجب ہوگی۔

۲- جو ہیرے جواہرات زیورات وغیرہ کے لئے خریدے گئے ہوں، ان کی زکوۃ مالک پر واجب نہیں ہوگی۔

۳- ایک رجحان یہ پایا جاتا ہے کہ لوگ بڑی بڑی رقوم ہیرے جواہرات کی خرید پر صرف کردیتے ہیں اور اپنی نقد رقوم کو ہیرے جواہرات میں بدل کر مختلف مصالح کے تحت محفوظ کرلیتے ہیں۔

چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی کے سمینار میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ اس صورت میں لاکھوں لاکھ کی نقد رقم ہیرے جواہرات کی صورت میں ان کے پاس محفوظ ہوجاتی ہے جو کسی بھی وقت نقد کی صورت میں منتقل ہوسکتی ہے۔ بحث کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ اس مسئلہ میں ایک جہت تو یہ ہے کہ ہیرے جواہرات، سونا چاندی نہیں ہیں جو خلقتاً نامی تسلیم کئے گئے ہیں، اور اس شخص کا کام ہیرے جواہرات کی تجارت بھی نہیں ہے اور نہ فوری طور پر خریدتے وقت باضابطہ تجارت کی نیت کی گئی ہے؛ تاکہ بسبب مال تجارت ہونے کے اسے نامی قرار دیا جائے، اس جہت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس پر زکوۃ واجب نہ ہو۔

دوسری جہت یہ ہے کہ ہیرے جواہرات ضروریات زندگی میں داخل نہیں اور اصحاب سرمایہ اپنے خاص مصالح کے لئے اپنے روپیوں کو جن کی مقدار غیر معمولی حد تک زائد ہوتی ہے، ہیروں اور جواہرات کی صورت میں محفوظ کرکے مختلف فوائد بھی حاصل کرتے ہیں، اور انہیں اس طرح اس کا اطمینان بھی رہتا ہے کہ ان ہیروں اور جواہرات کی صورت گویا ''زر نقد'' ہر دم ان کے پاس محفوظ ہے، اور اس کے نتیجہ میں فقراء کو شدید نقصان ہوتا ہے کہ نقد رقوم میں زکوۃ واجب ہوتی ہے جو عام حالات میں ہیرے جواہرات کی صورت میں عام اصول کے پیش نظر واجب نہیں ہوتی، لہٰذا:

الف: سمینار میں شریک علماء واصحاب افتاء میں سے ایک خاصی تعداد نے پہلی جہت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ رائے دی کہ اس خاص صورت میں محفوظ ہیرے جواہرات کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

ب: جبکہ دوسری بڑی تعداد علماء واصحاب افتاء کی تھی جنہوں نے دوسری جہت کو سامنے رکھتے ہوئے اس خاص صورت میں ذخیرہ کئے ہوئے ہیرے جواہرات کو حکماً مال تجارت تسلیم کیا اور اس پر زکوۃ واجب قرار دیا۔

ہر دو جہت کے مطابق رائے رکھنے والے ممتاز علماء کے اسمائے گرامی ذیل میں علاحدہ علاحدہ درج کئے جاتے ہیں:

وجوب زکوۃ کے قائلین حضرات کے نام:

۱-	قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ	نئی دہلی
۲-	مولانا طیب الرحمٰن امیر شریعتؒ	آسام

۳- مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب	ممبئی
۴- مولانا اعجاز احمد اعظمیؒ	مئو
۵- مولانا مجیب اللہ ندویؒ	اعظم گڈھ
۶- مولانا شمس پیرزادہؒ	بمبئی
۷- مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب	پٹنہ
۸- مولانا عبد الرحیم قاسمی	بھوپال
۹- مولانا مفتی عبد الرحمٰنؒ	دہلی
۱۰- مولانا زبیر احمد قاسمیؒ	سیتامڑھی
۱۱- مولانا رفیق المنان صاحب	مبارک پور
۱۲- مولانا مفتی نذیر احمد صاحب	بارہ بنکی
۱۳- مولانا محمد شعیب صاحب	سرائے میر
۱۴- مولانا عتیق احمد قاسمی صاحب وغیرہم	لکھنؤ

عدم وجوب زکوٰۃ کے قائلین کے نام:

۱- مولانا مفتی برہان الدین سنبھلیؒ	لکھنؤ
۲- مولانا حبیب الرحمٰن خیرآبادی	دیوبند
۳- مولانا نعمت اللہ قاسمی	دیوبند
۴- مولانا محمد عبید اللہ اسعدی	باندہ
۵- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	حیدرآباد
۶- مولانا نسیم احمد قاسمیؒ	پٹنہ
۷- مولانا صدر الحسن ندوی	اورنگ آباد
۸- مولانا محی الدینؒ	گجرات

☆☆☆